

تفہیم القرآن

الاحقاف

— (۳) —

تمہارے گروہ پیش کے علاقوں میں بہت سی ہستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں ہم نے اپنی آیات بھیج کر بار بار طرح طرح سے ان کو سمجھایا، شاید کہ وہ باز آجائیں۔ پھر کیوں نہ ان ہستیوں نے ان کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا، بلکہ وہ ان سے کھوئے گئے، اور یہ تھا ان کے جھوٹ اور ان بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے، جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں۔^{۳۲} جب وہ اُس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے)، تو انہوں نے آپس میں

^{۳۲} یعنی ان ہستیوں کے ساتھ عقیدت کی ابتدا تو انہوں نے اس خیال سے کی تھی کہ یہ خدا کے مقبول بندے ہیں۔ ان کے وسیلے سے خدا کے ہاں ہماری رسائی ہوگی۔ مگر بڑھتے بڑھتے انہوں نے خود انہی ہستیوں کو معبود بنا لیا، انہی کو مرد کے لیے پکارنے لگے، انہی سے دعائیں مانگنے لگے، اور انہی کے منعلق یہ سمجھ لیا کہ یہ صاحبِ تعریف ہیں، ہماری فریادیں مشکل کشائی ہی کریں گے۔ اس گمراہی سے ان کو نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات اپنے رسولوں کے ذریعے بھیج کر طرح طرح سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی، مگر وہ اپنے ان جھوٹے خداؤں کی بندگی پر اڑے رہے اور اصرار کیسے پے گئے کہ ہم اللہ کے بجائے انہی کا دامن تھامے رہیں گے۔ اب بتاؤ، ان مشرک قوموں پر جب ان کی گمراہی کی وجہ سے اللہ کا عذاب آیا تو ان کو وہ فریادیں اور مشکل کشا معبود کہاں مردہ سے تھے؟ کیوں نہ اس بڑے وقت میں وہ ان کی دست گیری

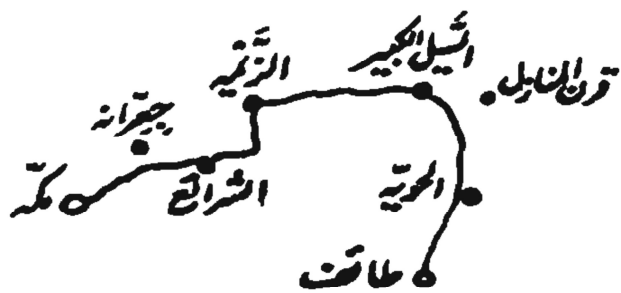
کہا خاموش ہو جاؤ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خیردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ انہوں نے جا کر کہا: اے ہماری قوم کے لوگو، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے

کو آتے؛

۳۳ اس آیت کی تفسیر میں جو روایات حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زبیر، حضرت عبداللہ بن عباس، اور حضرات حسن بصری، سعید بن جبیر، زبیر بن جہش، مجاہد، عکرمہ اور دوسرے بزرگوں سے منقول ہیں وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ جنوں کی پہلی حاضری کا یہ واقعہ، جس کا اس آیت میں ذکر ہے، بطنِ نخلہ میں پیش آیا تھا۔ اور ابن اسحاق، ابو نعیم اصفہانی اور واقفی کا بیان ہے کہ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مایوس ہو کر مکہ معظمہ کی طرف واپس ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے نخلہ میں قیام کیا۔ وہاں عشاء یا فجر یا تہجد کی نماز میں آپ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے کہ جنوں کے ایک گروہ کا ادھر سے گزر ہوا، اور وہ آپ کی قراوت سننے کے لیے ٹھہر گیا۔ اس کے ساتھ تمام روایات اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اس موقع پر جن حضور کے سامنے نہیں آتے تھے نہ آپ نے ان کی آمد کو محسوس فرمایا تھا بلکہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے آپ کو ان کے آنے اور قرآن سننے کی خبر دی۔

یہ مقام جہاں یہ واقعہ پیش آیا، یا تو الزمیہ تھا، یا اسیل الکبیر، کیونکہ یہ دونوں مقام وادی نخلہ میں واقع ہیں، دونوں جگہ پانی اور سرسبزی موجود ہے اور طائف سے آنے والوں کو اگر اس وادی میں پڑاؤ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ انہی دونوں میں سے کسی جگہ ٹھہر سکتے ہیں۔

نقشے میں ان مقامات کا موقع ملاحظہ ہو: ادطاس



حق اور راہِ راست کی طرف^{۳۲}۔ اُسے ہماری قوم کے لوگو، اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے گا^{۳۶} اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی بل بڑتا

۳۴ اس سے معلوم ہوتا کہ یہ جن پہلے سے حضرت موسیٰ اور کتبِ آسمانی پر ایمان لاتے ہوئے تھے۔ قرآن سننے کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ یہ وہی تعلیم ہے جو پچھلے انبیاء دیتے چلے آ رہے ہیں، اس لیے وہ اس کتاب، اور اس کے لانے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے۔

۳۵ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد جنوں کے پے درپے وفود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے لگے اور آپ سے اُن کی ثور و رؤا فاتیں ہوتی رہیں۔ اس بارے میں جو روایات کتبِ حدیث میں منقول ہوتی ہیں ان کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں کم از کم چھ وفد آئے تھے۔

ان میں سے ایک وفد کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رات بھر فاتیب رہے۔ ہم لوگ سخت پریشان تھے کہ کہیں آپ پر کوئی حملہ نہ کر دیا گیا ہو۔ صبح سویرے ہم نے آپ کو چراؤ کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر آپ نے بتایا کہ ایک جن مجھے بلانے آیا تھا، میں نے اس کے ساتھ آکر یہاں جنوں کے ایک گروہ کو قرآن سنایا، مسلم، مسند احمد - ترمذی - ابوداؤد

حضرت عبداللہ بن مسعود ہی کی ایک اور روایت ہے کہ ایک مرتبہ مکہ میں حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ آج رات تم میں سے کون میرے ساتھ جنوں کی ملاقات کے لیے چلتا ہے؟ میں آپ کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گیا۔ مکہ کے بالائی حصہ میں ایک جگہ حضور نے لکیر کھینچ کر مجھ سے فرمایا کہ اس سے آگے نہ بڑھنا۔ پھر آپ آگے تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے اشخاص ہیں جنہوں نے آپ کو گھیر رکھا ہے اور وہ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہیں

داہن جریر بیہقی، دلائل النبوة - ابونعیم اصفہانی، دلائل النبوة

رکھتا ہے کہ اللہ کو زچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچالیں۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

اور کیا ان لوگوں کو یہ سمجھائی نہیں دیتا کہ جس خدا نے یہ زمین اور آسمان پیدا کیے ہیں اور ان کو بناتے ہوئے جو نہ تھکا، وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو جلا اٹھائے کیوں نہیں، یقیناً وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔ جس روز یہ کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے اُس وقت ان سے پوچھا جائے گا "کیا یہ حق نہیں ہے؟" یہ کہیں گے "ہاں، ہمارے رب کی قسم یہ واقعی حق ہے،" اللہ فرمائے گا "اچھا تو اب عذاب کا مزا چکھو اپنے اُس انکار کی پاداش میں جو تم کرتے رہے تھے۔"

پس آسے نبی، صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے، اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کرو۔ جس روز یہ لوگ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو انہیں یوں معلوم ہوگا کہ جیسے دنیا میں ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ بات پہنچادی گئی، اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی ہلاک ہوگا؟

ایک اور موقع پر بھی رات کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور مکہ معظمہ میں حجّوں کے مقام پر جنوں کے ایک مقدمہ کا اپنے فیصلہ فرمایا۔ اس کے ساہا سال بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں جاٹوں کے ایک گروہ کو دیکھ کر کہا حجّوں کے مقام پر جنوں کے جس گروہ کو میں نے دیکھا تھا وہ ان لوگوں سے بہت مشابہ تھا (ابن جریر)

۱۳۷ ہو سکتا ہے کہ یہ فقرہ بھی جنوں ہی کے قول کا حصہ ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ان کے قول پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضافہ ہو۔ فحوالتے کلام سے دوسری بات زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتی ہے۔ ۱۳۸ یعنی جس طرح تمہارے پیش رو انبیاء اپنی قوم کی بے رنجی، مخالفت، مزاحمت اور طرح طرح کی ایذا رسانیوں کا مقابلہ ساہا سال تک مسلسل صبر اور ان تھک جہود کے ساتھ کرتے رہے اسی طرح تم بھی کرو، اور یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ باتو یہ لوگ جلدی سے ایمان لے آئیں، یا پھر اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے